شفیق فاروقی

# دار العلوم کے شب و روز

**مجلس شوریٰ کا سالانہ جلسہ** | ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۹ اکتوبر بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کے وسیع کتب خانہ ہال میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جناب الحاج رسول شاہ صاحب کاکاخیل منعقد ہوا جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ مولانا قاری سعید الرحمان صاحب اور مولانا قاری محمد یعقوب صاحب راولپنڈی کی تلاوت کلام کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلبہ علوم نبویہ کی سرپرستی کی عنداللہ اجر و منزلت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دارالعلوم کے ان معمر اور بزرگ ارکان کا خاص طور سے ذکر کیا جو اس ضعف اور بڑھاپے کے باوجود دارالعلوم سے محبت کی خاطر تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آپ کے مخلصانہ اعمال کا نتیجہ ہے کہ یہ مساعی دارالعلوم میں صرف تدریس و تعلیم کی شکل میں نہیں بلکہ ملک بھر میں افتاء و تبلیغ کے ساتھ جہاد کے میدان میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ آج دارالعلوم کے فضلاء جہاد افغانستان میں بھی صف اول میں روس جیسی طاقت سے برسرپیکار ہیں۔ اور طلبا کی ایک بڑی تعداد دارالعلوم میں تعلیم کے ساتھ ساتھ جہاد افغانستان میں بھی شریک ہو کر اپنے فریضہ سے عہدہ برآ ہو رہی ہے۔ ملک کی ممتاز اور اونچی عدالتیں بھی شرعی مسائل میں دارالعلوم کی طرف رجوع کرتی اور اس کے فتووں کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دارالعلوم کے ساتھ جانی مالی قولی اور قلمی تعاون کر رہے ہیں اللہ کے ہاں اس کی بڑی قدر ہے اور آج باطل کے ہر محاذ پر بالخصوص جہاد افغانستان کی شکل میں اس کے برکات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد دارالعلوم کے ان تمام مرحوم معاونین ارکان کو جو علمی و دینی شخصیتیں قریبی عرصہ ہوا انتقال فرما گئی ہیں کے لئے اجلاس میں دعائے مغفرت کی گئی اور اظہار تعزیت کیا گیا۔ بالخصوص جناب الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی۔ جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب شیخ القرآن۔ جناب مولانا احتشام الحق تھانوی کراچی۔ جناب میاں خادم شاہ صاحب کاکاخیل۔ جناب مولانا شفیع احمد صاحب سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ۔ اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے وہ بے شمار ممتاز علما اور طلباء

جو جہادِ افغانستان میں شہید ہوئے۔ ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اس کے بعد حضرت مدظلہ العالی کی طرف سے جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے دارالعلوم کی سالانہ کارگذاری مصارف اور مدات آمد و خرچ پر مفصل رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتلایا کہ سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ میں دارالعلوم کو مختلف مدات سے دس لاکھ چھیالیس ہزار پانچ سو اکتیس روپے ۱۰ پیسے آمدنی ہوئی جب کہ مختلف تعلیمی، تبلیغی و انتظامی شعبوں پر سات لاکھ ستر ہزار دو سو چار روپے، ۵ پیسے صرف ہوئے۔ سال رواں کے لئے آپ نے آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو دو روپے کا میزانیہ پیش کیا۔ زیر نظر میزانیہ میں موجودہ فنڈ کی رو سے کمی کے باوجود اجلاس نے توکلاً علی اللہ متوقع آمدنی کے پیش نظر منظور کیا گیا۔ ارکانِ شوریٰ نے بجٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے دارالعلوم کے بجٹ اور محتاط میزانیہ اور کمی بیشی کی تفصیلات کو مثالی بجٹ قرار دیا اور کہا کہ ایسا بجٹ نہ نجی اداروں میں ہوتا ہے اور نہ سرکاری اداروں کا پھر جو کام دوسرے اداروں میں خطیر رقم سے نہیں ہوتا وہ یہاں نہایت کفایت شعاری سے ہو رہا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کی تجویز اور سفارش پر اجلاس کے ذیلی کمیٹی نے بعد از غور دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور دیگر شعبوں کے تمام عملہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا (نقشہ آمد و خرچ اور میزانیہ ۱۴۰۰ھ منسلک ہے۔) اجلاس میں شرکت کرنے والے بعض حضرات کے نام یہ ہیں:۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ۔ الحاج میاں رسول شاہ کاکاخیل۔ الحاج میاں اکرم شاہ صاحب کاکاخیل۔ الحاج مولانا ولایت شاہ صاحب کاکاخیل۔ مولانا قاری سعید الرحمن صاحب راولپنڈی۔ حاجی محمود صاحب راولپنڈی۔ جناب کرنل عبدالجبار صاحب مردان، حکیم خادم استاد صاحب۔ جناب یعقوب شاہ بادشاہ۔ جناب حاجی مطیع الرحمان صاحب مردان۔ جناب مولانا عبدالحنان صاحب۔ جناب ڈاکٹر صاحب۔ شاہ صاحب۔ حاجی سیف الرحمان صاحب جہانگیرہ۔ میاں مراد گل کاکاخیل۔ جناب مولانا طاؤس خان صاحب۔ جناب مولانا مجاہد الحسینی صاحب نوشہرہ۔ قاری محمد یعقوب صاحب۔ جناب غضنفر صاحب راولپنڈی۔ جناب الحاج محمد جہاں صاحب۔ مولانا غلام حیدر صاحب۔ الحاج حضرت جمال صاحب لاہور۔ جناب ممتاز خان صاحب۔ جناب افسر بہادر رشید و جناب محمد عباس خان صاحب۔ حاجی محمد یوسف صاحب۔ جناب حکیم بادشاہ گل صاحب۔ سید نور بادشاہ صاحب۔ جناب الحاج رحمان الدین صاحب۔ الحاج کرم الٰہی صاحب۔ الحاج غلام محمد صاحب اکوڑہ خٹک۔ مولانا محمد کریم صاحب افغانی۔ الحاج مسنفر صاحب۔ الحاج مولانا دوست محمد صاحب پبی۔ جناب محمد مشتاق صاحب راولپنڈی۔ مولانا شاہ سید صاحب پشاور۔ حاجی قریب اللہ مردان۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ننگی۔ مولانا قاضی فضل دیان عمرزئی۔ ڈاکٹر خیر محمد صاحب۔ مولانا عبدالحنان صاحب۔ مولانا عبدالرشید صاحب۔